صحیح بخاری

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

قال قال رسول اللہ ﷺ انما الاعمال بالنیات

مَا آتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

صحیح بخاری

جلد چہارم

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

حضرت العلامہ مولانا عبد السلام بستوی رحمہ اللہ — حضرت العلامہ مولانا ابو محمد عبد الجبار سلفی رحمہ اللہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

جملہ حقوق بحق مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند محفوظ @

نام کتاب : صحیح بخاری شریف

مترجم : حضرت مولانا علامہ محمد داؤد راز رحمہ اللہ

ناشر : مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

سن اشاعت : ۲۰۰۴ء

تعداد اشاعت : ۱۰۰۰

قیمت :

ملنے کے پتے

۱۔مکتبہ ترجمان ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی ۔۱۱۰۰۰۶

۲۔مکتبہ سلفیہ، جامعہ سلفیہ بنارس، ریوڑی تالاب، وارانسی

۳۔مکتبہ نوائے اسلام ۱۱۶۴ اے، چاہ رہٹ جامع مسجد، دہلی

۴۔مکتبہ مسلم، جمعیت منزل، بربرشاہ سری نگر، کشمیر

۵۔حدیث پبلیکیشن، چار مینار مسجد روڈ، بنگلور۔۵۶۰۰۵۱

۶۔مکتبہ نعیمیہ، صدر بازار مئوناتھ بھنجن، یوپی

یعنی مشرکین کے بچوں کے بارے میں اکثر علماء کا خیال ہے کہ اپنے والدین کے تابع ہونے کی وجہ سے دوزخی ہیں۔ ایک جماعت اس میں توقف کرتی ہے اور تیسرا مذہب یہ ہے کہ وہ جنتی ہیں اور یہی صحیح ہے واللہ اعلم۔

١٤٧ - بَابُ قَتْلِ الصِّبْيَانِ فِي الْحَرْبِ

باب جنگ میں بچوں کا قتل کرنا کیسا ہے؟

٣٠١٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ ((أَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي النَّبِيِّ ﷺ مَقْتُولَةً فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَتْلَ النِّسَاءِ وَ الصِّبْيَانِ)).

[طرفه في : ٣٠١٥].

(۳۰۱۴) ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا' کہا ہم کو لیث نے خبر دی' انہیں نافع نے اور انہیں عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کے ایک غزوہ (غزوہ فتح) میں ایک عورت مقتول پائی گئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے عورتوں اور بچوں کے قتل پر انکار کا اظہار فرمایا۔

جنگ میں قصدا عورتوں یا بچوں کا مارنا اسلام میں ناپسندیدہ کام ہے۔ صد افسوس کہ یہ نوٹ ایسے وقت میں لکھ رہا ہوں کہ ملک بنگال مشرقی پاکستان میں خود مسلمانوں کے ہاتھوں مسلمان مرد' عورت' بچے بکریوں کی طرح ذبح کئے جا رہے ہیں۔ بنگالیوں اور بہاریوں اور پنجابیوں کے ناموں پر مسلمان اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے اسلامی بھائیوں کی خون ریزی کر رہے ہیں۔

آہ ! فلیبک علی الاسلام من کان باکیا

١٤٨ - بَابُ قَتْلِ النِّسَاءِ فِي الْحَرْبِ

باب جنگ میں عورتوں کا قتل کرنا کیسا ہے؟

٣٠١٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قُلْتُ لأَبِي أُسَامَةَ : حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((وُجِدَتِ امْرَأَةٌ مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَنَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَ الصِّبْيَانِ)).[راجع: ٣٠١٥]

(۳۰۱۵) ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا' کہا کہ میں نے ابو اسامہ سے پوچھا' کیا عبیداللہ نے آپ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں کسی غزوے میں مقتول پائی گئی تو نبی کریم ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔ (تو انہوں نے اس کا اقرار کیا)

ابو اسامہ کا یہ جواب امام بخاری کی روایت میں مذکور نہیں ہے لیکن اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند میں یہ حدیث نکالی اس میں صاف مذکور ہے کہ ابو اسامہ نے اقرار کیا ہاں! (وحیدی)

١٤٩ - بَابُ لاَ يُعَذَّبُ بِعَذَابِ اللهِ

باب اللہ کے عذاب (آگ) سے کسی کو عذاب نہ کرنا

٣٠١٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَعْثٍ فَقَالَ: ((إِنْ وَجَدْتُمْ

(۳۰۱۶) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا' کہا ہم سے لیث نے بیان کیا' ان سے بکیر نے' ان سے سلیمان بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک مہم پر روانہ فرمایا اور یہ ہدایت فرمائی کہ اگر تمہیں فلاں اور فلاں مل جائیں

فُلَانًا وَفُلَانًا فَأَحْرِقُوهُمَا بِالنَّارِ)). ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ أَرَدْنَا الْخُرُوجَ: ((إِنِّي أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحَرِّقُوا فُلَانًا وَفُلَانًا، وَإِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلاَّ اللهُ، فَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا)). [راجع: ٢٩٥٤]

تو انہیں آگ میں جلا دینا' پھر جب ہم نے روانگی کا ارادہ کیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ فلاں اور فلاں کو جلا دینا۔ لیکن آگ ایک ایسی چیز ہے جس کی سزا صرف اللہ تعالیٰ ہی دے سکتا ہے۔ اس لئے اگر وہ تمہیں ملیں تو انہیں قتل کرنا۔ (آگ میں نہ جلانا)

تشریح بعض صحابہؓ نے اس کو مطلقاً منع جانا ہے گو بطور قصاص کے ہو' بعضوں نے جائز رکھا ہے جیسے حضرت علیؓ اور حضرت خالد بن ولیدؓ سے منقول ہے۔ مہلب نے کہا یہ ممانعت تحریمی نہیں' بلکہ بطور تواضع کے ہے۔ ہمارے زمانہ میں تو آلات حرب توپ اور بندوق اور ڈائنامیٹ تار پیڈو وغیرہ سب انگار ہی انگار ہیں اور چونکہ کافروں نے ان کا استعمال شروع کر دیا ہے' لہٰذا مسلمانوں کو بھی ان کا استعمال درست ہے۔ (وحیدی)

مترجم کے خیال ناقص میں ان جدید ہتھیاروں کا استعمال امر دیگر ہے اور مطلق آگ میں جلانا امر دیگر ہے جسے شرعاً واخلاقاً پسند نہیں کیا جا سکتا۔

٣٠١٧- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَرَّقَ قَوْمًا، فَبَلَغَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحَرِّقْهُمْ، لأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللهِ))، وَلَقَتَلْتُهُمْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ)).

[طرفه في : ٦٩٢٢].

(٣٠١٧) ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا' کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا' ان سے ایوب نے' ان سے عکرمہ نے کہ علی رضی اللہ عنہ نے ایک قوم کو (جو عبداللہ بن سبا کی متبع تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا خدا کہتی تھی) جلا دیا تھا۔ جب یہ خبر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ملی تو آپ نے کہا کہ اگر میں ہوتا تو کبھی انہیں نہ جلاتا کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ کے عذاب کی سزا کسی کو نہ دو' البتہ میں انہیں قتل ضرور کرتا کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص اپنا دین تبدیل کر دے اسے قتل کر دو۔

یہ لوگ سبائیہ تھے۔ عبداللہ بن سبا یہودی کے تابعدار جو مسلمانوں کو خراب کر ڈالنے کے لئے بظاہر مسلمان ہو گیا تھا اور اندر سے کافر تھا۔ اس مردود نے اپنے تابعداروں کو یہ تعلیم کی تھی کہ حضرت علیؓ معاذ اللہ آدمی نہیں ہیں بلکہ خدا ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ بتوں کی پرستش کرتے تھے۔ رافضیوں میں ایک فرقہ نصیری ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خدائے بزرگ اور امام جعفر صادق کو خدائے خورد کہتا ہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ (وحیدی)۔

١٥٠- بَابُ ﴿فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً﴾ [محمد : ٤]

باب (اللہ تعالیٰ کا سورۂ محمد میں یہ فرمانا) کہ قیدیوں کو مفت احسان رکھ کر چھوڑ دو یا فدیہ لے کر

فِيهِ حَدِيثُ ثُمَامَةَ. وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ تَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الأَرْضِ -حَتَّى يَغْلِبَ فِي الأَرْضِ-

اس باب میں ثمامہ کی حدیث ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "نبی کے لئے مناسب نہیں کہ قیدی اپنے پاس رکھے۔ جب تک کافروں کا خوب ستیاناس نہ کر دے۔"